

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اذا قال الحواريون لعيسى ابن مريم اهل يستطيعون ان ينزل علينا مائدة من السماء فقال

رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ  
تَكُونُ لَنَا عَيْدًا إِلَّا قَوْلُنَا وَإِخْرَاجُ آيَةِ مِّنكَ  
وَأَسْرُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۝ قَالَ اللَّهُ  
إِنِّي مُنْزِلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ يَكْفُرْ بَعْدَ مَنكُمُ  
فَأِنِّي أَعَذِّبُهُ عَذَابًا لَا أُعَذِّبُهُ أَحَدًا  
مِّنَ الْعَالَمِينَ ۝

# الْقَوْلُ الْعَادِي

## فِي تَفْسِيرِ

# آيَةِ الْمَائِدَةِ

ترصيف مولانا مولوي سيد محمد احسن صاحب امروہی

مطبع ميگزين بين مارفوقہ الدار لاہور ميگزين اہتمام سے چھپا

و ظہیر بن قلوبا و تعلم ان قد صدقنا و تكو قايها من الشهد بن قال عيسى بن مريم

# پچنگ اسلام

یعنی انگریزی ترجمہ حضرت میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعودؑ کے اس عظیم الشان لیکچر کا جو قرآن کے جملہ موضوعات میں چارہ پانچ سو کے مجمع میں پڑھا گیا تھا اور نہایت ہی دلچسپی اور قبولیت کے ساتھ سنایا۔ اس لیکچر میں حضرت موصوف نے اسلام کو نہایت ہی آسن پیرایہ میں صرف قرآن شریف سے استنباط کر کے بیان فرمایا ہے۔ اور تمام اعتراضات جو بڑی بڑی مخالفین معاندین اسلام بڑی تحدی اور زور و سوت کو تھے یہے یا اب کرتے ہیں نہایت ہی سنجیدگی اور لطافت سے لکھنے کے جوابات اصولی طور پر بیان فرمائے ہیں جن سے خواہ کیسی ہی متعصب اور زور و سوت کیوں ہو کہیدہ خاطر نہیں ہو سکتا بلکہ سوائے سکوت کے اور کوئی جواب بھی پیش نہیں کر سیکتا اور ایک شریف الطبع اور سچی جو مخالف اسلام کو سوائے تسلیم خم کرنے کے اور کوئی چارہ نہیں ہو سکتا۔

بڑی خوبی اور لطافت جو اس مضمون کو خاص فوقیت اور یکتائی دے رہی ہے یہ ہے کہ اول اس مضمون کو خدا سے تعالیٰ کی کتاب یعنی قرآن کریم سے بیان کیا گیا ہے۔ دوم اس مضمون میں باوجود اعتراضوں کا جواب دینے اور دوسرے مذاہب کا تذکرہ کرنے کے کسی قسم کی اشارت یا کنایت نہ نہیں کی گئی بلکہ صرف اسلام کی سچی فلسفنی اور خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔ کافوں کو پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور توحید باری تعالیٰ اور رسالت مآب صلیم کی صداقت بیان کی گئی ہے۔ جو کہ حضرت مسیح موعودؑ کی بے نظیر تصنیف اور تالیفات میں ایک ایسا مضمون ہے جس میں مکمل اور مختصر طور پر اسلام کی صداقت بیان کی گئی ہے۔ اس لیے ہر ایک کے دینی اور روحانی فائدہ کو مد نظر رکھ کر اور تبلیغ اسلام کا بڑا ذریعہ سمجھ کر اسکو انگریزی زبان میں ترجمہ کر کے دلالت میں بھجوا دیا گیا ہے اور اسکی بہت سی کاپیاں دلالت اور دیگر بلاد یورپ اور امریکہ جاپان وغیرہ میں مفت تقسیم کی گئی۔ اور کچھ کاپیاں فروخت کے لیے بھی منگوائی گئی ہیں۔ یہ کتاب اس قابل ہے کہ ہر ایک انگریزی خوان مسلمان کے ہاتھ میں ہو۔ احباب خود بھی خریدیں اور تبلیغ اسلام کیلئے چند کاپیاں خرید کر مفت تقسیم کر کے اسکا اجر اللہ تعالیٰ سے لیں۔ قیمت بغرض تو وسیع اشاعت باوجود دو سو صفحہ اور عمدہ ولایتی کاغذ اور خوب صورت جلد کے بہت ہی تھوڑی رکھی ہے یعنی مجلد کی قیمت اور بے جلد ۱۲ اور علاوہ محصول اک ۵۰ اصل مضمون اردو کی قیمت ۵۰ جو صاحب شہدانا چاہیں دفتر یو آفیا پبلشرز قادیان ضلع گورداسپور سے منگوائیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْكَ  
لِرَسُولِكَ الْكَرِيمِ

# الفوائد العائدة في تفسير آيت المائدة

اللَّهُمَّ اِهْنِىْ عَلَمًا افقه به اوامرك ونواهيك وارزقني فهمًا اعلم به كيف  
انا جيك يا ارحم الراحمين - اللَّهُمَّ ارزقني فهم النبئين وحفظ المسلمين - و  
الهام الملائكة المقربين - برحمتك يا ارحم الراحمين - اللَّهُمَّ اكرمني بنور الفهم  
واخرجني من ظلمات الوهم وافتم لي ابواب رحمتك وانشر علي من خزائن علمك يا  
ارحم الراحمين - آمين ثم اعود بالله من الشيطان الرجيم **اذ قال**  
**الْحَوَارِيُّونَ يُعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ اَنْ يُنْزِلَ عَلَيْنَا مَائِدَةً**  
**مِّنَ السَّمَاءِ قَالَ تَقُولُوا لَنْ نَكْنُفَ ثَمُودَ مِنِّيْنَ ه قَالُوا اَنْزِلْهُ اَنْ تَاْتِلَ مِنْهَا**

سہ یا اللہ مجھ کو وہ علم عنایت فرما جس سے تیرے حکموں کو اور تیری ممنوعات کو سمجھوں اور عطا کر مجھ کو ایسا فہم جس سے جان لوں میں  
تجہ سے مناجات کر سکوں کہ سب تم کو نواہیوں سے تم کو نواہیے یا اللہ عطا کر تو مجھ کو سمجھ نبیوں کی سی اور حفظ رسولوں کا سا  
اور الہام فرشتوں جیسا سب حمت اپنی کے ارحم الراحمین - یا اللہ میرا کرام کر ساتھ نور فہم کے نکال دے مجھ کو اندر میں وہ فہم  
ادھ کو لے تو میرے واسطے اپنی رحمت کے دروازے ادھ پھیلا دے مجھ پر اپنے علم کے خزانے میں یا ارحم الراحمین - آمین

سہ پھر پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ تعالیٰ کے شیطان مردود سے -

وَتَطْمِئِنُّ قُلُوبُنَا وَنَعْلَمَ أَنَّ قَدْ صَدَقْتَنَا وَتَكُونُ عَلَيْهِمَا مِنَ الشَّاهِدِينَ  
قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا  
عِيدًا إِلَّا قَوْلُنَا وَآخِرُنَا وَآيَةً مِنْكَ وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ قَالَ اللَّهُ  
إِنِّي مُنْزِلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ يَكْفُرْ بَعْدَ مِنْكُمْ فَإِنِّي أُعَذِّبُهُ عَذَابًا لَا أُعَذِّبُهُ  
أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ ۝ پاره ۷ - رکوع ۴

یہ آیت کریمہ سورہ مائدہ کے آخر میں ہے مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں بہت کثرت کے  
ساتھ اقوال مختلف لکھے ہیں۔ کسی نے تو حضرت عیسیٰؑ کے ہی وقت میں اس مائدہ مندرجہ آیت کا  
نزول اپنے زعم میں ثابت کیا ہے۔ اور پھر اس مائدہ کے بارہ میں استقدراقوال مختلف لکھے  
ہیں کہ مصداق ہیں ع شہ پریشاں خواب من از کثرت تعبیرا کے اور بعض مفسرین نے  
حضرت عیسیٰؑ کے وقت میں عدم نزول مائدہ کا قسم لیا غلط لکھا کہ ابکار محض کیا ہے جیسا کہ امام  
حسن بصری و مجاہد رضی اللہ عنہما وغیرہ لکھتے ہیں کہ جب لوگوں نے ناشکری پر سخت عذاب انبکی وعید  
سنی تو پھر درخواست نہ کی۔ اس لیے مائدہ نہیں نازل ہوا۔ کیونکہ اگر ہوتا تو اس کے نازل ہونے کا  
دن نصاریٰ میں عید کا دن ہو جاتا حالانکہ نہیں تو ان شریف سے بھی صرف دعا کرنا ثابت ہے  
اور تفسیر کشاف میں انکا یہ قول لکھا ہے۔ عن الحسن والیہ مَا نَزَّلَتْ وَكُفِّرَتْ  
لَكَانَ عِيدًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۝ غرض بوجوہات اس عدم نزول مائدہ کو ثابت

سہ اور یاد کر دیج کہ حواریوں نے کہ لے عیسیٰؑ بیٹے مریم کے کیا تمہارے پروردگار سے ہو سکے گا کہ  
آتا رہے ہم پر خوان بھرا ہوا آسمان سے۔ کہا ڈرد اللہ سے اگر تم مومن ہو کما انہوں نے ہم چاہتے ہیں کہ  
لکھا دیں تمہیں سے اور حسین پاویں ہمارے دل اور ہم جانیں کہ تو نے ہم کو سچ بتایا اور ہودیں ہم آسپر  
گواہ کما عیسیٰ بن مریم نے لے اللہ پروردگار ہمارے ہم پر ایک خوان بھرا ہوا آسمان سے کہ وہ دن  
عید ہے ہمارے پہلا اور پچھلا لیل کو اور نشانی ہوتیری طرف سے اور روزی دے ہم کو اور تو ہی سب روزی  
دینے والا ہے۔ کہا اللہ نے میں آتا رہے والا ہوں وہ خوان تم پر بھیج جو کوئی تم میں ناشکری کرے اسکے پیچھے تو  
میں اس کو وہ عذاب کر دوں گا جو نہ کر دینا کسی کو جہان میں سے۔ ۱۲

۱۳ حسن بصری سے روایت ہے کہ انہوں نے قسم کر اللہ کی دعا یہ نہیں نازل ہوا اگر وہ نازل ہوتا تو وہ دن نزول کا عید

کیا ہے ان اقوال مختلفہ مفسرین سے آیت کریمہ کی وہ عظمت شان ہو کلام الہی کے بیٹے لازم ضائع ہوئی جاتی ہے۔ ونعوذ باللہ منہ غور فرمایا جاوے کہ اول تو اسی آیت کے مضمون ہدایت مشحون کی وجہ سے اس سورۃ کا نام سورہ مائدہ رکھا گیا جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سورۃ کے کل مضامین میں یہی ایک مضمون ایسا اصل الاصول اور عظیم الشان ہے کہ اسکی عظمت شان کی وجہ سے اس سورۃ کا نام بھی سورہ مائدہ رکھا گیا ہے۔ ورنہ اس سورۃ میں صہب احکام اور مضامین بیان فرمائے گئے ہیں۔ اگر یہ مضمون مائدہ کا اصل الاصول اور عظیم الشان نہ ہوتا تو کسی دوسرے مضمون کے ساتھ اس سورۃ کا نام رکھا جاتا پس معلوم ہوا کہ تمام احکام کا لب لباب اور اصل الاصول ہی مضمون مائدہ کا ہے۔ علاوہ یہ کہ قائلین نزول مائدہ کے اقوال نہ کہیں قرآن مجید کے ثابت ہیں نہ احادیث صحیحہ سے اور نہ دلائل عقلیہ سے بلکہ دلائل عقلیہ ان اقوال کو رد کر رہے ہیں۔ کہ ایسا معجزہ یعنی نزول خوان ظاہری من السماء حکمت ایمان بالغیب کے خلاف ہے اور منکرین نزول مائدہ کے اقوال عظمت شان آیت اور اعجاز کلام الہی اور الفاظ تاکید مندرجہ آیت کو عبث اور لغو قرار دے رہے ہیں۔ مثلاً لفظ اِذْ ہے جو اِذْ قَالَ الْخَوَارِثُونَ میں ہے اُسکے پہلے لفظ اِذْ کُتِبَ مقدّر ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم کو حکم ہے کہ اس قصہ کو یاد کرتے رہیں۔ پس جو امر کو واقع ہی نہ ہوا ہو اولیک فرضی بات ہو اُسکے یاد رکھنے سے کیا فائدہ اور اگر واقع ہوا تو محض خلاف عقل کے اور نہ قرآن شریف میں اس کی تصریح اور نہ احادیث میں اس کا ذکر ہے۔ پھر ایسے مضمون خلاف کے یاد رکھنے سے بجز اسکے اور کیا نتیجہ ہے کہ کلام الہی جو معجزہ عظیم الشان ہے عبث اور لغو ہوا جاتا ہے ونعوذ باللہ منہ۔

واضح ہو کہ حواریوں نے اس معجزہ کی طلب میں چار امور یعنی اکل الطینان قلب اور حصول علم صدق نبوت کا اور شاہد ہونا دوسروں کے لیے بطور نتیجہ بیان کیے ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ نے انکے سوال پورا کر نیکے لیے اس معجزہ کے وقوع کے واسطے بلفظ اللہم اور دبتا دعا بھی کی جو مقتضی ہے ربوبیت روحانی و جسمانی کو اور تمام اولین اور آخرین کے لیے عید قرار دیا ہے جو لفظ عود سے مشتق ہے اور اس مائدہ کو

ایک نشان عظیم صداقت کا قرار دیا ہے اور آخر میں اللہ تعالیٰ کا خیر الرازقین بھی ہونا بیان کیا جو مقتضی ہے نزول مائدہ ظاہری و روحانی کو اور بعد اس دعا کے اللہ تعالیٰ نے بطور قبولیت دعا کے بڑی تاکید کے ساتھ اِتیٰ مَنْزَلُهَا بھی فرمادیا۔ وغیرہ وغیرہ۔ ایسے الفاظ تاکید کسی اور غیر واقع کے لئے نہیں آسکتے۔ یا ایسے امر کے لئے جو خلاف عقل ہو اور نہ قرآن مجید اور احادیث میں اُسکا ذکر ہو اور نہ اناجیل میں اُسکی تصریح ہو اللہ تعالیٰ کے کلام پاک میں کیا مذکور ہو سکتے ہیں۔ کلا وحاشا۔

اور مزید برآں یہ ہے کہ اناجیل وغیرہ میں بھی یہ قصہ مندرجہ قرآن مجید اور گفتگو جواریوں اور حضرت عیسیٰؑ کی کہیں مذکور نہیں۔ مفسرین نے اپنے قیاس سے بعض واقعات مندرجہ اناجیل کو اس قصہ پر منطبق کرنا چاہا ہے جس کا پورا انطباق قصہ مندرجہ آیت کریمہ پر نہیں ہو سکتا اور نہ صحت بھی یہ قصہ مندرجہ قرآن کریم جو اصل الاصول کل مضامین سورۃ کا ہے اور اعظم المقاصد ہے مثل طوطا کمانی کے ہوا جاتا ہے۔ تَعَالٰی شَانَ کَلَامِهِ عَنْ ذٰلِكَ عَلُوًّا یَکْبُرًا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ پانچ روٹیاں اور دو مچھلیوں کو مصداق اس مائدہ کا قرار دینا جیسا کہ بعض مفسرین نے لکھا ہے گو انہے کتنے ہی آدمی سیر ہو گئے ہوں ہرگز درست نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ نزول اس مائدہ کا اولین و آخرین کے لئے قیامت تک کا عید ہونا حضرت عیسیٰؑ کی دعا میں مندرج ہے اور ایسی دعا کی قبولیت بتا کہ تمام اِتیٰ مَنْزَلُهَا میں فرمائی گئی ہے کیونکہ ضمیر ہا کی اُسی مائدہ کی طرف رجوع ہوتی ہے جو موصوف ہے بصفات مذکورہ الفاظ دعا اور واقعہ اناجیل یوحنا باب ۱ کو جو اس مائدہ کا مصداق گردانا گیا ہے۔ اُس میں مضمون مندرجہ الفاظ دعا حضرت عیسیٰؑ کے مذکور نہیں اور نہ الفاظ قبولیت دعا بجانب اللہ اُس میں مندرج ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اور جو مفسرین واسطے تطبیق الفاظ قرآنی کے اپنے من گھڑت قصے لکھتے ہیں۔ وہ اناجیل اربعہ میں کسی اناجیل میں مذکور نہیں ثانیاً اگر تسلیم کیا جاوے کہ واقعہ مندرجہ یوحنا باب ۱ یا کوئی دیگر قصہ اُس کا مصداق ہو تو پھر کتب عیسائیوں میں روز نزول اس مائدہ کا عید قرار دینا مرقوم ہے اور نہ عیسائیوں متقدمین و متاخرین نے اسے ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ ۱۲۔ سہ برتر نشان کلام اللہ کی ایسے نحو سے نہایت برتر ہونا۔ ۱۳۔

اس نزولِ مائدہ کو عید قرار دیا۔ ثالثاً خود حضرت عیسیٰؑ کے ہی حیات میں بعد نزول اس مائدہ کے وہ کفر و انکار کیا گیا۔ کہ الاماں الاماں نظر کرو واقعہ صلیب پر جو ایک بڑا کفر ہے وہ ۳۳ء میں واقعہ ہوا ہے اور باب یوحنا کا واقعہ ۳۳ء میں واقع ہوا ہے بایں ہمہ عذاب موعود موافق عید مندرجہ قرآن مجید کے اپنر نازل نہیں ہوا **هَذَا خُلِّفَ** اور نہ بعد رفع یا تو فی حضرت عیسیٰؑ کے آنحضرت صلیم تک کسی عیسائی مورخ نے کہیں لکھا ہے کہ کوئی عذاب موعود مندرجہ آیت مائدہ کا نازل ہوا جو واقعہ مندرجہ باب یوحنا کے نتیجہ کفر کا مصداق ہوا اور نہ کسی اور مورخ غیر عیسائی نے لکھا اور جو عذاب نازل ہوئے ہیں انکو اس کفر مائدہ پر کسی نے مترتب نہیں کیا **ومن الذی علیہ** فصلیہ البیان۔ ہاں ہم جس مائدہ کو مصداق ان آیات کا قرار دینگے وہ دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت ہے جس کا بیان ذیل میں انشاء اللہ تعالیٰ کیا جائیگا۔ تو پھر اسکے خلاف کسی کا قول یا کسی کی تفسیر مقبول نہیں ہو سکتی عرب کہتا ہے۔ **اذا جاع نهرا لله بطل منه عقل** ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی دعائیں گو لفظ **انزل** کا ہے جو دفعۃً نزول پر دل ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے الفاظ قبولیت میں لفظ **منزل** کا ہے جس میں نزول بتکار کی طرف اشارہ ہے جو عید اولین و آخرین کے لئے شامل ہے۔ ثانیاً۔ لفظ **من السماء** کا ہے جس سے مراد مائدہ روحانی و جسمانی دونوں میں۔ کیونکہ نعمتوں جسمانی کا نزول بھی آسمان سے جو اپنے محل پر ہم نے ثابت کر دیا۔ ثالثاً اس مائدہ کا اولین و آخرین کے لئے عید ہونا یعنی موجب خوشی و خوشی کا مومنین کے لئے ہونا لازم رابعاً نشانات کا واقع ہونا بھی ضروری ہے جسکی طرف **واية منك ناظر مشعر** ہے۔ خامساً رزق روحانی و جسمانی کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونا چاہیے۔ جو یقینی ہے صفت خیر ازراقین کا البتہ تعالیٰ حضرت عیسیٰؑ کی اسی دعا کو بتمامہ قبول کر کے فرماتا ہے کہ اتنی منزل لہا جو اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہ نزولِ مائدہ کا اولین و آخرین کے واسطے ضرور موجب خوشی و عید کا ہوتا ہے گا۔ سادساً۔ علاوہ اس قبولیت و دعا کے یہ ہوگا کہ بعد اس نزولِ مائدہ کے جو کوئی کفر و تکذیب اسکی کو کیگا۔ تو اس پر ایسے عذاب ہائے شدید نازل ہونگے جو سابق ازمنہ میں کسی اُمت پر عالمین میں سے واقع نہ ہو۔

۱۲۔ عقل ایک نام صحابی کا ہے جو برہ کے انہار میں سے ایک نہر اسکی طرف منسوب کی جاتی ہے حاصل شل کا یہ ہے کہ امر اللہ کے مقابلہ میں کوئی شخص غالب نہیں آ سکتا۔ ۱۲۔

نہ ہوئے ہونگے۔ اب ہم اس بات کا ثبوت دیتے ہیں کہ شریعت اسلام کو مائدہ کے ساتھ بڑی مناسبت اور شبہت ہے۔ اور خود اس سورۃ کے کل مضامین میں بہت سی مناسبات ایسی مذکور ہیں جو مائدہ جسمانی میں پائی جاتی ہیں اس لئے ہم بڑے زور سے دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ مراد اللہ تعالیٰ کی اس مائدہ مندرجہ آیت سے شریعت اسلام ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے وقتاً فوقتاً اور نجماً بجا حضرت سید المرسلین و خاتم النبیین پر نازل فرمایا پس تشریل مائدہ جو آتی منظر لہا میں مندرج ہے۔ ایک پیشین گوئی عظیم الشان ہے جو بذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پوری ہوئی۔ اہل بصیرت پر ظاہر ہوگا کہ شریعت اسلام کو مائدہ قرار دینا کچھ مستبعد نہیں ہے خصوصاً جبکہ اس میں کثرت سے مائدہ کے ساتھ مناسبات موجود ہوں دیکھو شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے بھی زمین کو مائدہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے

ادیم زمین سفرہ عام اور دست : زمین خوان ینما چہ دشمن چہ دوست  
چنال پس خوان کرم گسترد : کہ سمرغ در قاف روزی خورد

بیان چند مناسبات : ۱۔ نسبت اول اس سورۃ کے اوائل میں سید الطعام کے اقسام بیان فرمائے گئے ہیں۔ جو نہایت درجہ مائدہ سے مناسبت رکھتے ہیں اور یہود نے جو اونٹ وغیرہ کا گوشت حرام کر رکھا تھا۔ اسکو ہیتمہ الانعام میں داخل فرما کر حلال کر دیا۔ مناسبت دوم چونکہ یہ مائدہ جسمانی اور روحانی دونوں قسم کو شامل تھا اس لئے جو لحوم روح اور جسم دونوں کو مضر خصوصاً روح انسانی کو سخت ضرر پہنچا ہے اسے بھی جو کو نہا رہی نے حلال کر رکھا تھا۔ انکو حرام فرمایا۔

۲۔ اور خود حضرت جبرئیل علیہ السلام نے انبیاء ارشاد فرمائے ہیں

مائدہ چیز است یگوشکدان چیزے دگر : خوردنی ہرگز نباشد نان خشک بے ہنر  
دوستان را مائدہ بد ہند از ہر دو کرم : پارہ ہائے خشک نان بیگنگان را نیز ہم  
نیز ہم پیش رسکان آن خشک نان ہی افکنند : مائدہ از لطف ہائش عزیزاں سے برند  
ترک کن ہیں خشک نان را ہوش کن فرزا دباش  
گر خورد مسندی سپے آن مائدہ دیوانہ باش



اور دیگر ادا اور جوار و روغن بلکہ جسم کے واسطے بھی مفید دارین تھے اور نواہی جو جسم اور روح دونوں کے لئے مضر تھے۔ انکو بھی بخوبی بیان فرمادیا گیا تاکہ یہ مادہ آسمانی کامل مکمل ہو جاوے اور کسب اموال کے جو طریقے ناجائز تھے اور اموال مکسویہ جو ان طریقوں سے حاصل ہوتے ہیں۔ ان کا اکل بھی نبی آدم کے لئے سخت مضر تھا۔ جیسا کہ غر وغیرہ انکو بھی حرام فرمادیا اور احکام شکار کے جس سے کھانے طیار کیئے جاتے ہیں وہ بھی اس سورہ میں مذکور فرمائے گئے اور اس کے طرق ناجائز بھی۔ مناسبت سوم۔ چونکہ یہ مادہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نعمت عظیم الشان ہے اس لئے اس نعمت کا ایسا پورا اور کامل ہونا ناقیامت چاہئے کہ کوئی دوسری شریعت اُسکی نظیر نہ ہو سکے۔ اسیلئے فرمایا گیا کہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتَمَمْتُ عَلَیْکُمْ دِیْنِیْ۔ لفظ اتمام نعمت کا مادہ کے ساتھ نہایت مناسبت رکھتا ہے۔ اسیلئے اس سورہ میں متعدد جگہ وارد ہوا ہے ایضاً فرمایا اللہ نے اِنَّا کَمَّلْنَا لَکُمُ الدِّیْنَ وَ اَنَّا لَکُمْ خَافِضُوْنَ اور اکولات کے علاوہ مسئلہات غیر ماکولہ کی حلت و حرمت کا بیان بھی اس سورہ میں فرمایا گیا ہے تاکہ یہ مادہ مسئلہات غیر ماکولہ سے بھی خالی نہ رہے۔ جیسا کہ نکاح وغیرہ ہے اور جو مسئلہات تحریم ہیں اور روح انسانی کو ضرر پہنچاتے ہیں اُس کا بھی ذکر فرمایا گیا۔ جیسا کہ عورتیں محرمات وغیرہ ہیں۔ اور چونکہ اہل کتاب نے چند ہیبتہ الانعام کو اور ان سے تحصیل فوائد کو اپنی طرف سے حرام کر رکھا تھا۔ جیسا کہ بحیرہ وغیرہ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں تھا۔ اُسکو طلال کر دیا اور فرمایا کہ مَا جَعَلَ اللہُ مِنْ بَحْیْرَةٍ وَ لَا سَائِغٍ وَ لَا اَنْهَارٍ وَ لَا حِمْلٍ وَ لَا حَامٍ وَ لَکِنْ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا (پارہ ۷ رکوع ۱) الی آخرہ اور چونکہ اس مادہ سے استفادہ بغیر طہارت جسمانی کے حاصل نہیں ہو سکتا اس لئے ضروری ہوا کہ تشددات طہارت

۱۱۔ آج کے دن تمہارے لئے اسلام کو یں کامل کر چکا اور اپنی نعمت کو تم پر پورا کر دیا۔ ۱۲۔

۱۳۔ بے شک ہم ہی نے تمہارا قرآن مجید کو اور ہم ہی اُس کے حفاظت کرنے والے ہیں قیامت تک۔ ۱۴۔

۱۵۔ بحیرہ اور نہ سائبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حام کوئی چیز خائے نہیں ٹھہرائی لئے آخرہ

## الفوائد العائدہ فی تفسیر ایت المائدہ

یہود و ذر کے مسائل طہارت جسمانی کے بھی بیان کیے جاویں اور جو تشدد یہود کے یہاں تھا اس تشدد کو رفع کیا جاوے چنانچہ مسند وضو غسل و تیمم بیان فرما کر ارشاد فرمایا گیا۔ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (پارہ ۶ رکوع ۵) مناسبت چہارم اور چونکہ اخوات مائدہ میں وعید عذاب سخت کی ارشاد فرمائی گئی ہے ایسے مومنین کے واسطے آپ کا اہم مبارک بشر اور منکرین کے لیے آپ کا نام نذیر اس سورہ میں مذکور ہوا ہے لَمَّا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَقَدْ جَاءَكُمْ بَشِيرٌ وَنَذِيرٌ تاکہ منکرین کو اس عذاب موعود سے انداز فرمادیں۔ مناسبت پنجم۔ اور چونکہ اس مائدہ کے انزال سے مقصود اصلی یہ ہے کہ بنی آدم کو حیات جاودانی حاصل ہو جیسا کہ مائدہ جسمانی سے حیات جسمانی کا ابقاء علت فاعلی ہر ایسے حضرت آدم کے بیٹوں کا قصہ بیان فرما کر باہمی قتل کا وبال و نکال بھی بیان کیا فرمادی ہوا تاکہ مائدہ روحانی کی مناسبت جو موجب ابدیت حیات ہے مائدہ جسمانی کے ساتھ حاصل ہو جاوے جو موجب ابقاء حیات جسمانی ہے۔ مناسبت ششم۔ حارون کی درخواست میں اَنْ تَاْخُلَ مِنْهَا بھی مذکور تھا۔ اس لیے اسی سورۃ میں ارشاد فرمایا گیا۔ وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمْ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي اَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ (پارہ ۷ رکوع ۱) مناسبت ہفتم چونکہ اس مائدہ محمدی میں بہت سی اشیاء کو حرام فرمایا گیا ہے اور ان کے کھانے اور از تکباب سے روکا گیا ہے گو بعض خبیث الطباع کو یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ نصاریٰ کے ہاں ان اشیاء حرمہ سے نہیں روکا گیا۔ اور تمہارے ہاں یہ اشیاء حرام کر دی گئیں۔ تو مائدہ محمدی ناقص رہا جاتا ہے تو اس شبہ کے دفع کے لیے ارشاد

لَا نَنْهٰی عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَتْ تَحْتَ اَمْرٍ اَوْ نَهٰی عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَتْ تَحْتَ نَهٰی

اور پوری کر دے اپنی نعمت کو تم پر تاکہ تم شکر کرو۔ ۱۲

لے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس متعین آگیا تمہارے پاس بشریحینے والا اور ڈرانے والا۔ ۱۳

لے اور کھاؤ تم جو تم کو اللہ تعالیٰ نے رزق دیا ہے وراں حالیکہ حلال اور طیب ہو اور ڈرو

تم اللہ تعالیٰ سے جس پر تم ایمان لا رہے ہو۔ ۱۴

فرماتے۔ قُلْ لَا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ  
 فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ (پارہ ۷ رکوع ۲) اور مضر  
 کھانوں سے پرہیز کرنا مادہ جسمانی میں ضروری ہے۔ مناسبت ہشتم۔ اور دائرہ حلت کے وسیع کرنے  
 کے لیے ایک ایسا اصول بیان فرمایا گیا ہے جس سے ایک بڑی وسعت اور آسانی اہل اسلام کیلئے  
 حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ  
 إِن تُبَدَّ بَكُمْ تَسْأَلُوهُمْ وَإِنْ تُسْأَلُوا عَنْهَا حِينَ يُنَزَّلَ الْقُرْآنُ أَنْ تُبَدَّ لَكُمْ  
 عَفَا اللَّهُ عَنْهَا وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۝ (پارہ ۷ رکوع ۳) اور اسی مقام سے علم اصول  
 میں یہ مسئلہ مقرر ہو چکا ہے کہ اصل اشیاء میں حلت ہے پس جس کو شائع علیہ السلام نے حرام فرمایا  
 وہ حرام ہے باقی اشیاء حلال ہیں۔ مناسبت نہم۔ اور چونکہ مقدمہ اموال میں جو تحصیل اطمینان کے  
 لیے سبب ہیں انسانوں میں باہمی خیانت اور تنازعات بھی واقع ہو جاتے ہیں۔ اس لیے انصاف  
 مقدمہ کے لیے قانون شہادت اور حلف لینے کا اور وصیت کا بیان فرمایا ہے۔ مِمَّا قَالُوا اللَّهُ تَعَالَى  
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَشْهَادُ بَيْنَكُمْ إِذَا أَحْضَرْتُمُ الْمَوْتَ حِينَ  
 الْوَصِيَّةِ اثْنَيْنِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ أَوْ آخَرَيْنَ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ  
 فِي الْأَرْضِ فَاصْبِرْ لَكُمْ مُصِيبَةُ الْمَوْتِ ۝ (پارہ ۷ رکوع ۳) مناسبت دہم۔  
 منکرین اس مادہ محمدی کے لیے قرآن شریف میں نارضا مندی اور سخط الہی وارد ہے۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى  
 إِنَّ سَخَطَ اللَّهِ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ لَهُمْ خُلْدٌ ۝ (پارہ ۷ رکوع ۱۷) اور  
 ۱۱۔ کہ تو کہ اموال خبیث جو مضر جسم و روح کے ہیں اور اموال طیب جو روح اور جسم کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔  
 برابر نہیں ہو سکتے اور اگر پیش معلوم ہو تو محکم کثرت خبیث اشیاء کی پس ڈر تم نے عقل والوں کو نکو کامیابی دین و دنیا  
 سبب ایمان و دولت سول کر تم ایسی چیزوں کا گردہ ظاہر کجیادیں تو بڑی لگیں تم کو اور اگر تم پوچھو گے انکو جبکہ پیام نازل  
 کیا جاتا ہے ظاہر کجیادیں گی تم کو کہو کہ آیا اللہ تعالیٰ نے انکے سوالات سے کیونکہ اللہ مغفرت فرماتا اور بردبار ہے۔ ۱۲۔  
 ۱۳۔ اے ایمان والو جب تم میں سے کسی کے سامنے موت آجود ہو تو وصیت کرتے وقت تم میں گواہی تم میں سے دو  
 معتبر کی ہو یا اگر تم کہیں کو سفر کرو اور تم پر موت کی مصیبت آپڑے تو تم مسلمانوں کے سوا دو گواہ۔ ۱۴۔  
 ۱۵۔ بدیں دوزخ ناراض ہوا اللہ تعالیٰ آپر اودہ عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ ۱۶۔

جو شخص مائدہ ظاہری و جسمانی قائم کرتا ہے اور صلائے عام دیدیتا ہے کہ جو چاہے اس مائدہ سے فوائد اکل حاصل کرے پس اگر کوئی شخص اس کی اس دعوت کو قبول نہیں کرتا اور توہین اور تحقیر اس مائدہ کی کرتا ہے تو وہ داعی بھی نہیں منکر سے ناراض ہو جاتا ہے۔ بالفعل یہ دس مناسبتیں کافی ہیں۔ علیٰ ہذا النقیاس سطح اتنی اس مائدہ کے مذب پر ضرور وارد ہوگا۔ وَتِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ اور مائدہ محمدی اور مائدہ جسمانی میں بسبب ان وجوہ شبہ کے ایک مشابہت تائید ہے پس شریعت محمدی کو مائدہ قرار دینا کو نسا استبعاد رکھتا ہے جس کے سبب اسکو مائدہ نہ کہا جاوے۔

اب ہم اس عذاب کا بیان کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ جس کا اشارہ اس آیت ذیل سورہ مائدہ میں مندرج ہے۔ کَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى اِمَّا يَنْزِلُ الَّذِينَ يُمَارِؤْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَيُكَفِّرُونَ فِي الْكَافِرِ مَن قَسَادًا اَنْ يُقْتَلُوا اَوْ يُصَلَّبُوا اَوْ تُقَطَّعْ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ذٰلِكَ لَهُمْ جَزَاؤُا فَاَلَا يَتَذَكَّرُوْنَ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (پ ۸ رکوع ۸) ان عذابوں مندرجہ آیت مائدہ کے وقوع کی تفصیل تو قرآن مجید کی اکثر آیات میں موجود ہے جس کا بیان کرنا ایک فائز طویلہ کو چاہتا ہے۔ اب ہم یہاں پر چند آیات کی طرف اشارہ کیئے دیتے ہیں۔ ناظرین اصل واقعات اور انکے اسباب کو کتب تفاسیر اور احادیث اور سیر میں ملاحظہ فرمائیوں مثلاً ایک غزوہ بدر ہے جس میں مشرکین اور مکذہ پر سخت عذاب نازل ہوا اور اسکو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں ایک آیت قرار دیا ہے قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَدْ سَمَّانَ لَكُمْ اَيَةٌ فِى فَيْتَيْنِ اَلْتَقَتَا فَيَمُوتُ تَقَاتِلُ فِى سَبِيلِ اللَّهِ اَلِ الْاٰخِرَةُ دَارُهَا ۳ رکوع ۹) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واقعہ جنگ بدر کو ایک نشان عظیم الشان صداقت رسالت آنحضرت سید المرسلین ص کا قرار دیا ہے کیونکہ

۱۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے فساد کی غرض سے ملک میں دوڑے دوڑے پھرتے ہیں انکی سزا تو بس یہی ہے۔ قتل کر دیئے جائیں یا سولی دی جاوے انکو یا انکے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں۔ یا انکو دیس نکالا دیا جاوے۔ یہ تو دنیا میں انکی رسوائی ہوئی اور آخرت میں انکے لئے عذاب ہے۔ ۱۲

۲۔ تحقیق ہے تمھارے لئے ایک بڑا نشان دو گرد ہوں میں کہ وہ دونوں آپس میں بھڑے ایک گردہ لڑا تھا اللہ کی راہ میں۔ ۱۳

ایہ میں تنویرِ عظیم کے لئے ہے اور فی الحقیقت فتحِ جنگ بدر ایسی عظیم الشان فتح ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اللہ تعالیٰ کے اذن اور حکم اور الہام سے بحیثیت کذائی مندرجہ احادیث واقع نہیں ہوئی اسکی وجہ موجود یہ ہے کہ اہل اسلام مخالفین کو قریب ادنیٰ سو کے دکھائی دیئے حالانکہ اہل اسلام صرف تین سو تیرہ اور مخالفین قریب ایک ہزار کے تھے۔ کما قال اللہ تعالیٰ یَرَوْنَهُمْ مِثْلَ كَيْفِهِمْ رَأَى الْغَالِبِينَ۔ پس یہ نصرت اور تائید الہی بذریعہ فرشتوں کے واقع ہوئی اور سرسردارانِ قریش مقتول ہوئے اس میں ابو جہل سب کا سردار تھا اور سرسردارِ قید میں آئے اور قبل اس فتح کے مشگور کی طور پر فرمایا گیا تھا۔ قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا سَعْيُهُمْ وَهُمْ يَخْشَوْنَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وَيَخْشَوْنَ الْمِهَادَةَ (پت ع ۹) پھر دیکھو اس پارہ میں احادیث کو اگر کسی کو دعویٰ ہو کہ جنگ بدر کی مانند بحیثیت مذکورہ بالا کسی وقت میں کوئی فتح واقع ہوئی ہے۔ تو وہ ثابت کرے یعنی پہلے سے ایسی فتح کی خبر قطعی طور پر دی گئی ہو اور مومنین تقدیر تبارکی کے ہوں۔ مخالفین کی فوج سے ۱۰ اور ہر ایک کافر کے مقتول ہونے کی جگہ بتلا دی گئی ہو اور مخالفین کی فوج تمام ساز و سامانِ جنگ سے مسلح اور مزین ہو اور مومنین کی جماعت اقلِ قلیل نہایت درجہ بے ساز و سامان ہو۔ وکذا وکذا۔ پس اس سے بڑھ کر نشانِ صداقت رسالت کا اور کیا ہو گیا۔ کہ ان تین سو تیرہ میں صرف دو سوار اور چند زرہ پوش تھے اور اشی کے پاس تلواریں تھیں۔ باقی لٹھے پتھر لئے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے نصرتِ اہل اسلام کے لئے آسمان سے فرشتے نازل فرمائے جو سواروں کی صورت میں تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے کفار کی آنکھوں میں مسلمانوں کی جماعت کو چند کفار کی فوج سے دکھائی دی۔ فرشتوں کے ذریعہ سے دیکھو سورہ انفال۔ جس سے کفار کے دل میں رعب پیدا ہو گیا۔ اور اہل اسلام کے ہاتھ سے شکست فاش کھائی۔ اس فتحِ جنگ بدر سے تمام کفار یہود و نصاریٰ وغیرہ پر ایسا رعب چھا گیا کہ وقتاً فوقتاً مغلوب ہونے چلے گئے۔ گو دعویٰ بڑے بڑے کرتے

سے مسلمانوں کا گردہ پانے سے دو چند دکھائی دے رہا تھا۔ ۱۲

۱۳ سے کدے کافروں سے کہ فرود تم مغلوب ہو جاؤ گے اور اٹھاڑی جاؤ گے تم طرف جہنم کی اور بڑا ٹھکانا ۱۴

ہے۔ اور چند بے سرو سامان عرب کے ہاتھ سے قیصر و کسریٰ کی قدیم سلطنتیں جو دنیا کو گھیرے ہوئے تھیں۔ اور اس وقت ان کے برابر دنیا میں کوئی بادشاہت نہ تھی اکھاڑ کر پھینکوا دیں اور اپنے قبضہ میں لے آئے جیسا کہ سفر مشقی باب ۱۱ میں موجود ہے پس جو پیشین گوئی استیصالِ مَکذِبِین کی تھی وہ ہمہ وجہ واقع ہو گئی۔ اور یہ سفر مشقی کی پیشین گوئی اعمالِ باب میں باہر عبارت مندرج ہے۔ لَا تَمُوتُنِي قَالِ لِلَّهِ اَعْرَانِ السَّابِّ الْاَهْمَكُمُ سَيَقِيْمُ لَكُمْ مِنْ اِخْوَتِكُمْ نَبِيًّا مِثْلِي فَاَسْمَعُوْا لَهُ فِيْ جَمِيْعِ مَا يُخَاْطِبُكُمْ بِهِ وَتَسْكُوْنُ كُلُّ نَفْسٍ لَا تَسْمَعُ لِدَلِ الْوَيْتِيِّ وَتُطِيعُهُ كُنْتُمْ اَصْلًا مِنْ شُعْبَهَا۔ الی آخرہ۔ اور اردو اعمال باب ۳ میں موسیٰ نے باپ دادوں سے کہا کہ اللہ جو تمہارا خدا ہے تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لیے میری مانند ایک نبی پیدا کرے گا۔ جو کچھ وہ تم سے کہے سب سنو اور جو شخص کُاں نبی کی نہیں سنے گا۔ اپنے لوگوں میں سے (ہلاک اور تباہ) ہو جائیگا۔ الی آخرہ۔

اور پھر دیکھو سورہ حشر اور اُس کی تفسیر کو جو اشارتاً چند آیات اُسکی یہاں پر بھی جاتی ہیں۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَكَذٰلِكَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ السَّعْبُ يُخْرَجُوْنَ بِیُودَتِهِمْ بِاَیْدِیْهِمْ وَآیْدِی الْمَوْمِنِیْنَ فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ (پیت ع) تنبیہ۔ سرکش ہو جو اپنی شرارت میں حد سے زیادہ بڑھ گئے تھے۔ اور بالآخر انکی شرارت کی سزا کے لیے انکی گڑھی مستحکم کا گیارہ روز تک سخت محاصرہ کیا گیا۔ تو وہ غیظ میں آکر اس جہنم کے مارے کجہد میں مسلمان ہمارے گھروں میں نہ رہیں۔ اور اس لالچ سے بھی کہ اپنا لکڑی کا ٹکڑہ کیوں چھوڑ دیں مکانوں کو گرانا شروع کر دیا۔ آپ بھی ڈھانے میں معروف تھے اور مدینہ کے مسلمانوں سے بھی اس کام میں مدد دیتے تھے یہ ہے تفسیر یخربون بیوتہم بایدیکم وایدی المؤمنین کی دیکھو تشریح اسکی کتب احادیث اور کتب تفسیر میں۔ ایضاً فرمایا اللہ تعالیٰ نے

سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور ڈال دیا اللہ تعالیٰ نے اُن کے دلوں میں ایسا رعب کہ جاڑتے تھے پھر گھر کو اپنے ہاتھوں سے اور مؤمنین کے ہاتھوں سے پس عبرت پکڑوئے بصیرت والو۔ ۱۲

مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْتَةٍ أَوْ نَرْتَمُوهُمَا فَإِنَّهُ عَلَىٰ أَصُولِهِمَا يَبَازِلُ اللَّهَ  
 وَيَلْحِظُ فِي الْفَاسِقِينَ ۝ (پنچ رکوع ۳) یہود کے نخلستان کا کاٹنا اور لٹکے کیستہ بھا  
 بہا کرنا یا جلادینا فی الحقیقت ایک ایسا عذاب ہے کہ اسکی نظیر پہلے جہادوں میں نہیں پائی جاتی۔  
 اور اسی لئے مخالفین اسلام ایسے عذابوں پر جو باذن اللہ اور موافق پیشین گوئی بائبل کے  
 واقع ہوئے اعتراض کرتے ہیں۔ مگر ان عذابوں کا وقوع بموجب پیشگوئی مندرجہ بائبل کے بہت  
 ہی ضروری تھا۔ اور ان عذابوں کے اسباب قویۃ اہل کتاب کی نہایت درجہ کی سخت شرارتیں  
 تھیں جو علل موجب ان عذابوں کے وقوع کے لئے ہو گئیں۔ اور ایسے آشد باغیوں کی سزا ایک  
 قانون سلطنت میں ایسی ہی ہوا کرتی ہے۔ معترضین اگر انکی سخت شرارتوں کا معائنہ کرنے  
 تو پھر گزرا اعتراض نہ کرتے۔ اور پیشین گوئی مندرجہ قرآن مجید کے کہ لَا اَعَذِبُهُ اَحَدًا  
 مِنَ الْعَالَمِينَ موافق اُن ہی پیشین گوئیوں بائبل کے پورے طور پر وقوع میں آئیں۔  
 اسی شبہ کے دفع کے لئے فرمایا گیا کہ یہ سب باتیں باذن اللہ ہوئیں اور ایسے فاسقین کی ہی  
 سزائیں۔ اب میں مختصراً بابکیشعیا کی عبارت لکھ دیتا ہوں۔ تاکہ ناظرین کو ظاہر ہو کہ  
 اس قسم کے عذاب جو بظاہر مخالفین کے نزدیک مظنہ اعتراض ہیں۔ وہ ضروری الوقوع تھے۔  
 دیکھو کتاب یسعیاہی بابکیشعیا: "خداوند ایک بہادر کی مانند نکلے گا۔ جنگی مرد کی مانند اپنی عزت  
 کو اٹکائیگا۔ وہ چلائیگا۔ ہاں وہ جنگ کے لئے بلائیگا وہ اپنے دشمنوں پر بہادری کرے گا۔  
 وہ شریعت کو بزرگی دیگا اور اُسے عزت بخشے گا۔ لیکن یہ ایک گروہ ہے جو لوٹی گئی اور غارت  
 کی گئی وہ شکار ہوئے اند کوئی نہیں بچاتا وہ لوٹے گئے اور کوئی نہیں کہتا۔ پھر دو اسلئے  
 اس نے اپنے قہر کا شعلہ اور جنگ کا غضب ڈالا اسپر گرد اگر داگ لگی۔ انتہی المختصاً۔ دیکھو  
 کل بابکیشعیا کو۔ اگر مجھ کو بسبب طوالت کے ناظرین کی ملالت کا خیال نہ ہوتا تو مفصل طور پر عبارت  
 بائبل سے نقل کر کے دکھاتا کہ یہ عذاب جو محض اللہ تعالیٰ کی طرف سے موافق پیشگوئیوں مندرجہ  
 بائبل کے واقع ہوئے ہیں جسکی تصدیق لا اَعَذِبُهُ اَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ میں موجود ہے  
 لہٰذا اُن کا نخلستان جو تم نے کاٹ ڈالا یا اُن کی جڑوں سمیت کھڑے رہتے دیا تو یہ خدا ہی کے حکم سے  
 تھا اور اللہ تعالیٰ کو منظور تھا کہ نافرمانوں کو سزا کرے۔ ۱۲

## الفوائد العائدہ فی تفسیر ایت المائدہ ۱۴

مگر خوف اللہ سائیں مانع اسکی تفصیل کا ہو گیا ہے۔ اور اسی لئے اس سورۃ مائدہ میں اللہ تعالیٰ اس شہادت اہل کتاب کو یاد دلانا ہے۔ جس کا اقرار جاری کر چکے ہیں کہ نبوکوت علیہ السلام میں المناہدین چنانچہ فرماتا ہے یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَقْوَامًا يَتَذَكَّرُونَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا كُنتُمْ تَعْلَمُونَ پارہ ۶ رکوع ۵۔ اب اس مقام پر مومنین مائدہ کے لئے یہ ثابت کرنا باقی رہا ہے کہ نزول اس مائدہ کا اولین و آخرین کے لئے موجب عید و خوشی کا ہوگا سورہ افروغ رہے کہ اقول تو خود اللہ تعالیٰ و تبارک نے فرمایا کہ اَنَا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَعَالِمُونَ۔ اس مائدہ پر دلالت کرتا ہے اور آخرین قیامت تک اس سے تنفیض ہوتے ہیں گے۔ اَيْضًا وَمَنْ يَتَّبِعْ خَيْرَ الْأَسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ۔ اور حضرت نبی کریم نے بتا کیا کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد دین اسلام کا مبعوث ہوا بطور پیشگوئی کے ارشاد فرمایا ہے۔ اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ كَذَّابًا كَانَ مُوسَى وَ عِيسَى حَتِّينَ لَمَّا وَسَّعَهُمَا لَا تَبَآءُحِيؕ وَغَيْرُهُ مِنْ الْآيَاتِ وَالْأَحَادِيثِ۔ خصوصاً اس چودھویں صدی میں مسیح موعود اور ہمدی مہمود کا جو مبعوث ہونا علم الہی میں تھا جس کی بعثت بڑی عظمت و شان سے واقع ہونے والی تھی۔ اور احادیث صحیحہ میں نبی کریم نے اُسکو اپنا سلام بھی پہنچایا تھا۔ اور بالفاظ نبی اللہ اُس کا لقب ارشاد فرمایا تھا۔ اور اُسکی بعثت کا زمانہ ایک بڑی عید کا دن تھا۔ جو آخرین کے واسطے علم الہی میں مقرر ہوا تھا۔ ایسے مکتدیین اسلام اور منکرین اُس کی بعثت کے بیٹے بھی ایسے عذاب واقع ہوئے کہ جو مصداق لا اَعْذِبُهُ اَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ کے ہیں۔ طاعون، زلزل، طوفان، اور دیگر وائیں قحط شدید وغیرہ وغیرہ۔ جسے ہر کہ وہ واقف ہے عیاں راجح بیان۔ سیٹے میں اسکی تفصیل یہاں پر نہیں کرتا۔ دیکھو سلسلہ احمدیہ کے رسالجات اور اشتہارات اور کتب مؤلفہ خاکسار کو اگر ان پر اعتبار نہ ہو تو اخبارات دنیا کو انگریزی ہوں یا اردو فارسی ہوں یا عربی۔ اس امر کا تو ہر ایک ذوالرائے کو اقرار ہے کہ

سے لے ایلان والو خدا کی گواہی کیلئے متعدد کھڑے رہو یعنی عدل و انصاف کے ساتھ گواہی دو۔ ۱۲  
تھے اور اگر ہوتے موسیٰ اور عیسیٰ زندہ تو انکو سوا میری پیردی کے کچھ مجال اور گنجائش نہیں ہوتی۔ ۱۲



یہ تمام عذاب غیر معمولی طور پر واقع ہوئے ہیں۔ گو وہ مسیح موعود کی تصدیق اپنے منصب عناد کی وجہ سے نہ کریں بیان مذکورہ بالا سے ہر چار امر تو ثابت ہو گئے یعنی ناکمل نہما کیونکہ سلطنتیں کی سلطنتیں اہل اسلام کے قبضہ میں آگئیں اور اطمینان قلب کیونکہ کچھلی پیشگوئی بائبل کی تصدیق واقعات ٹھہریں نے فرمادی اس سے بڑھ کر اطمینان قلب اور کیا ہوگا۔ اور صدق رسالت کا علم اہل بصیرت کو حاصل ہو گیا گو معاندین کو حاصل نہ ہو۔ اب جو کوئی نزول اس مادہ کے صدق سے انکار کرے اور نکون علیہا من الشاہدین میں داخل نہ ہو تو اس کی بے ایمانی اور ہٹ دھرمی میں کیا شک ہے اور حضرت عیسیٰؑ کے الفاظ دعا میں جو اس مادہ کا نزول اولین و آخرین کے نیچے عید ہوتا ہے عموماً کیا گیا تھا۔ اسکو واقعات مجربین خصوصاً حضرت جبرئیل اللہ فی جلیل الانبیاء کے ہجرات نے ثابت کر دیا۔ تو اب بخوبی ثابت ہو گیا کہ حضرت عیسیٰؑ کی دعا کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے بالفاظ انہی منزل لکھا بطور پیشگوئی کے قبول فرمایا تھا۔ وہ واقع ہو گئی۔ کما قال المسیح موعودؑ

چوں بیاید ببار باز آید    ❖    موسم لالہ زار باز آید  
وقت دیدار یار باز آید    ❖    بیدلاں رات برار باز آید  
ماہروی بنگار باز آید    ❖    خور بہ نصفت النہار باز آید  
باز خند و لب زلالہ و گل    ❖    باز خیزد ز لبلاں غلغل

ایہا الاحباب اس عید آخرین کو جو حضرت عیسیٰؑ اول کی دعا کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا اور حضرت جبرئیل اللہ فی جلیل الانبیاء عیسیٰؑ ثانی کے زمانہ بعثت میں تھا۔ اس سے پہلے جحکم و آخرین منہم لما یلحقوا ہم کے وہ خود کرا آئی ہے کیا تم اس عید خوشی کے دن میں جسکو حضرت جبرئیل اللہ نے اس اپنے کلام پاک میں ہمارا اور موسم لالہ زار وغیرہ کے ساتھ تعبیر فرمایا ہے اسکے پودوں شاخوں اور پھولوں اور پتوں اور پتوں کی ہر ہر اور سیرانی کے لیے اپنے زخارف دنیوی کو جو تم سے قریب جدا ہونے والے ہیں۔ اور تم ان تمام زخارف سے جدا ہونے والے ہو کیا خج نہ کر دو گے۔ اور اسکی جزا میں تو تم کو ابد الابد کے لیے عیش جاودانی اور جنت رحمانی حاصل ہونگی۔ والا تعجب نہ ہو البقی

مجھ کو تو اپنی جماعت کے احباب کے بعید معلوم ہوتا ہے کہ ایسی سعید رو میں جو حضرت مسیح موعود پر ایمان لائے ہیں۔ وہ اس ادانی زخارف کو اس باغ کے اشجار کی سیرابی کے لئے جو حضرت مسیح موعودؑ نے بموجب دعا مسیح اقل لگائے ہیں۔ اُس میں صرف ذکر دے گئے۔ وہ اشجار کیا ہیں دیکھو یہ ہیں لنگر خانہ تعلیم علوم دینی کے مدارس اشاعت اسلام صیغہ تعمیر وغیرہ وغیرہ اور تمھارے سامنے موجود ہیں۔ اور اب ایام عید کے ہیں۔ اور تم اُن کو مشاہدہ کر رہے ہو پس ضرور بالضرور زخارف فانیہ کو خراج کر کے جنات اور بہارِ ثلوثانی خریدو اور اسکے خریدنے میں ہرگز دیر نہ کرو۔ یہ عید کے دن تم کو پھر نہ ملیں گے۔ اور تمھارے ہاتھ سے یہ موقعہ جاتا رہیگا۔ اور تم کو کف افسوس مل مل کے ان زخارف فانیہ کو چھوڑنا پڑیگا۔ اور یہ باغ تو سرسبز ہو کر ہی رہیگا۔

بمقتضی اس برصغیرِ رادھنت اراخی ورنہ بقصای آسمان است بہر حالت شود پیدا دیکھو صیغہ تعمیر کی آیت ذیل میں۔ تبارک الذی انشاء جعل لك خيلاً من ذلک جنات تجری من تحتہا الانهار ویجعل لك قصوراً اور اس عمارت کا بھی اب ملاحظہ کرو کہ اس کو اب کیا کیا حاجتیں درپیش ہیں۔ کیا اسرار اُنہی ہیں کہ مسیح اسرائیلی نے تو اس مائدہ کے نزول کے لئے دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے اُس کو قبول فرمایا۔ اور مسیح محمدی کو رد کیا میں اس مائدہ جسمانی کے بھی قائم کر نیکیے لئے حکم ہوا۔ پھر مسیح موعودؑ محمدی نے اُس مائدہ جسمانی کو زیر سایہ گورنمنٹ عالیہ جو مسیح اول کے نام لیوا ہیں بطور نشان کے قائم کیا جس کا دوسرے لفظوں میں لنگر خانہ اور مہمان خانہ نام رکھا سبحان اللہ اکبر و الحمد للہ۔ نکتہ ہا ست بے محرم اسرار کجا است۔ کیونکہ ضمیر ہا کی اُسی مائدہ کی طرف راجع ہے کہ جو بصغات مذکورہ موصوف ہے اور یہ بھی ثابت ہو گیا۔ کہ اولین و آخرین میں سے جن کذبین نے اس مائدہ کا کفر کیا اُن پر عذاب ہائے شدید بھی ایسے واقع ہو گئے۔ جو پچھلے ماؤں میں اُنکی نظیر نہیں ملتی پس مراد اس مائدہ سے یہی شریعت کاملہ اسلامیہ ہے جو موجب دخول جنت ہے۔ جسکی حقیقت بدلائل عقلیہ و نقلیہ بحوالہ و قوت ہا م نے

ثابت کر دی۔ اب پہم احادیث صحیحہ سے شریعت اسلامیکہ کا نامہ ہونا زبان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ثابت کرتے ہیں انشاء اللہ کہ جس کا انکار کوئی مشکک کر کے مثل شہو ہے۔  
 اذا جاء منہر اللہ بطل نہر معقل : و هو ہذا۔ من جابر قال جاء  
 الملائكة الى النبي صلعم و هو نائم فقالوا ان لصاحبکم هذا مثلاً فاقموا  
 له مثلاً قال بعضهم انه نائم وقال بعضهم ان العین نائمة والقلب  
 يقظان فقالوا مثله کمثل رجل بنی داراً وجعل فیها مادبةً وبعث داعیاً  
 فمن اجاب الداعی دخل الدار واکل من المادبة ومن لم یجب الداعی  
 لم یدخل الدار ولم یاکل من المادبة فقالوا اولو هاله یفقهها قال  
 بعضهم انه نائم وقال بعضهم ان العین نائمة والقلب يقظان  
 فقالوا الدار الجنة والداعی محمدؐ فقد عصی الله و محمدؐ فرق بین الناس  
 رواة البخاری باب اعتصام بالکتاب والسنة - و مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۹۔

۴۴ من اظام عمل الله ومن عملی محمدؐ

سہ حضرت جابر سے روایت ہے کہ انہوں نے کہہ دیا کہ نبی کریمؐ سو سے تھو کچھ فرشتے آپ کے پاس آفر ہوئے ہیں کہ  
 انہوں نے کہ اس تمہارے صاحب کے لئے ایک مثل ہے اس مثل کو تم بیان کر دے گئے ہیں بعضوں نے کہا کہ انھوں نے  
 سوچے ہیں۔ اور بعض نے کہا آپ کی آنکھ سو رہی ہے لیکن دل آپ کا جاگ رہا ہے پس کہا انہوں نے اسکی مثل  
 ایسی ہے کہ کسی بڑے آدمی نے ایک مکان بنایا اور اس مکان میں ایک عام خوان اقسام اقسام کے طعام کا بنایا کیا  
 اور عیسایک دعوت کے ذریعے والے کو جس شخص نے اس داعی کی دعوت کو قبول کیا تو اس مکان میں داخل ہوا  
 اور اس خوان سے کھانا کھایا اور جس شخص نے اس داعی کی دعوت کو قبول نہ کیا تو وہ اس خوان سے کھانا کھا سکا  
 اور مکان میں بھی داخل نہیں ہو سکا۔ پس کہا انہوں نے اس حکایت اور مثل کی تعبیر بیان کر دی کہ وہ اسکو سمجھے پس  
 بعض نے کہا کہ تحقیق آپ سو رہے ہیں اور بعض نے اس کا وہی جواب دیا کہ بے شک آپ کی آنکھ سو رہی ہے اور آپ کا دل  
 جاگ رہا ہے پس بیان کیا انہوں نے کہ تعبیر مکان کی جنت ہے اور مرد داعی سے محمد صلعم ہیں جس شخص نے  
 زنا برداری کی محمد صلعم کی پس تحقیق اطاعت کی اللہ تعالیٰ کی اور جس شخص نے نافرمانی کی محمد صلعم کی اس نے  
 نافرمانی کی اللہ تعالیٰ کی اور محمد صلعم فرق کرنے والے میں مومن کو کافر سے درمیان تمام  
 آدمیوں کے روایت کیا اس حدیث کو صحیح بخاری نے باب الاعتصام بالکتاب والسنة میں صفحہ ۱۷۱  
 اور مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۹۔ ۱۲

عن ربیعۃ الجرجسی - قال اتی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقیل لہ لتنعینک و  
لتسمع اذنک و لیعقل قلبک قال فنامت عینتی و سمعت اذنی و  
عقل قلبی قال فقیل لہ سیّدک بنی داراً فصنع فیہا مادۃ و ارسل  
داعیاً فمن اجاب الداعی دخل الدار و اکل من المادۃ و رضی عنہ  
السیّد و من لم یجب الداعی لم یدخل الدار و لہی اکل من المادۃ  
و سخط علیہ السیّد و محمد صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم الداعی و الدار  
الاسلام و المادۃ الجنتۃ - سر و اہ الداری و مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۱۱۔

ان دونوں احادیث میں جو لفظ مادہ کا ہے اس کے معنی اور مادہ کے معنی مترادف ہیں صرف  
اتفاق ہے کہ وقت پیشگوئی جب تک کہ واقع نہیں ہوئی تھی۔ اس کو مادہ ہی کہنا مناسب تھا۔  
کیونکہ مادہ کے معنی اس خوان کے ہیں کہ جیسے قسام اقسام کے طعام موجود ہوں لیکن جب تک اس مادہ  
کے واسطے کوئی شخص لوگوں کو دعوت کر نہ لے والا اور بلا نیوالا موجود ہو جاوے تو پھر اس مادہ کو ادبہ  
کہنا ہی لازم ہے چنانچہ مادہ کے معنی صراح وغیرہ میں جو لکھے ہیں وہ ہماری ہی کے معنی ہیں۔  
اور اس کے مادہ میں لوگوں کو ہماری کے واسطے بلانا داخل ہے۔ آدب مؤدب سمجھانی خواندہ  
دیکھا منہ آدب القوم بدبہ ایہ ابامادہ بفتح الدال و سمجھانی مادہ جمع  
انتہی بلفظ الصراح پس جب کہ ان حدیثوں سے یقینی طور پر ثابت ہو گیا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اندھا

سے اور حضرت ربیعۃ الجرجسی فقید سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی مسلم کے پاس گیا اور اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب سے  
کہہ سوتی ہیں انکی دونوں آنکھیں اور چاہیے کہ سنتے ہیں آپ کے کان اور چاہیے کہ سمجھے آپ کا دل فرمایا اپنے سوتی  
ہیں دونوں آنکھیں میری اور سنتے ہیں دونوں کان میرے اور سمجھتے ہیں دل میرا کہ راوی  
نے پس کہا گیا میرے لئے۔ کہ ایک سردار ہے بنایا اس نے ایک مکان پس طیار کیا اس مکان میں ایک  
خوان طرح کے کھانوں کا ادب بھیجا ایک دعوت کر لے لے کو پس جس شخص نے قبول کیا دعویٰ کی دعوت کو داخل ہوا مکان  
میں اور کھایا اس خوان میں اور خوش ہوئے اس اور جس شخص نے کہ دعویٰ سردار کی دعوت کو قبول کیا وہ داخل ہو گیا مکان  
میں اور کھانا بھی اس خوان میں کچھ نہ کھا سکا اور دست فراغ ہوا اس سردار فرمایا اللہ تو سردار ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
دعویٰ ہیں مکان میں اسلام اور خوان جس سے بدعت کیا اس کو داری شریف اور مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۱۱ میں ۱۲۔

نے داعی مقرر کر کے اس مادہ کے واسطے دنیا میں مبعوث کیا تو وہی مادہ جسکی پیشگوئی قرآن مجید میں لفظ مادہ موجود ہے اُسکی تعبیر لفظ مادہ کرنا ہی مقتضائے فصاحت و بلاغت ہے سبحان اللہ کہ قدر اعلیٰ درجہ کی فصاحت و بلاغت ہے کہ جس وقت میں اُس خوان کو مادہ کنا چاہیے تھا جو قبل وقوع پیشگوئی کا وقت تھا۔ اُس وقت میں اُس خوان کو مادہ کما گیا اور جس وقت میں کہ وہ پیشگوئی پوری ہوئی اور اُس خوان کے واسطے مہمانی کیلئے بلایا والا مبعوث ہو گیا۔ تب اُسی خوان کو مادہ کما گیا۔ پس نبی کریم صلم کی زبان مبارک بذریعہ حدیث صحیحہ صحیح بخاری وغیرہ کے بخوبی ثابت ہو گیا۔ کہ مادہ مادہ سے بذریعہ حدیث اسلام کی شریعت ہی ہے جو موجبِ نولِ جنت ہے جسپر تمام مناسبات سورہ مادہ میں مذکور فرمائے گئے ہیں۔ اور اپنے وقت خاص پر بذریعہ بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے یہ پیشگوئی عظیم الشان واقع بھی ہو گئی۔ جسکے پورے ہو نیکی شہادت واقعات نے اس وقت تک یہی دور زمانہ بعثت جری اللہ فی علل الانبیاء کا ہے جو الحمد للہ تمام امور سوال ۲۔ اگر کوئی شخص مشبہ کرے کہ سلطنت عیسائیوں کی جو تمام دنیا کو گھیرے ہوئے ہے یہی وہ مادہ ہے جس کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے۔

**الجواب ۱۔** اس کا جواب ثانی و کا فی ہمارے کل مضمون ماسبق سے معلوم ہو سکتا ہے۔ جس کا مختصر بیان یہ ہے۔ پھر تو مسلم ہے کہ دنیاوی نعمتیں اور دولتیں انتہا درجہ کی سریح الزوال ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت ازلی ابدی ہے پس مقتضائے ربوبیت جو حضرت عیسیٰؑ کی دعائیں دینے کے ساتھ ذکر ہوئی ہے وہ ربوبیت ابدالاً بذمہ ضروری ہو گئی۔ اور یہ امر ثابت ہو چکا کہ بوقت نزول اس مادہ کے جس نے اُسکی توہین اور تکذیب کی وہ فانی اعدا بہ عذابا کلا اعدا بہ احد امن العالمین کا مصداق ہو گیا۔ پس اس سے یہ تو ثابت ہوا کہ مکذبین اس مادہ کے آخرت میں جسکی نسبت والاخرۃ خیر و البقی وار ہے۔ فلاح نہیں پاسکتے۔ پس یہ سلطنت دنیاوی جو چند روزہ اور سریح الزوال ہے اس مادہ کی مصداق کیونکہ ہو سکتی ہے۔ اور حضرت عیسیٰؑ کی دعائیں لفظ خیر الرازقین کا بھی موجود ہے۔ جو مقتضی ہے کہ اُس کی رزاقیت آخرت میں بھی دائم قائم رہے لیکن مکذبین بوقت نزول اس مادہ کے حسب وعید جب دنیا ہی میں ناکام میاب ہے۔ تو آخرت میں خیر الرازقین کی رزاقیت سے حصہ یاب

کیونکہ ہو سکتے ہیں۔ پس ممکن نہیں کہ سلطنت دنیاوی چند روزہ اور سیرج الزوال اس مادہ کی مصداق ہو سکے۔ ہاں اگر اس سلطنت کے ساتھ آخرت کی سلطنت بھی حاصل ہو۔ تو اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت اور صفت رزاقیت جو دعائیں مندرج ہے وہ صحیح ہو سکتی ہر وکلا فلا۔ جواب دوم :- خود حواریوں کی درخواست میں اطمینان قلب اور حصول علم موجود ہے جس کے حصول کے بعد نکون علیہا من الشاہدین کا ظہور ہو سکتا ہے اور اطمینان قلب اور علم کا مینبغی صداقت رسالت کا اور پھر امیر شاہ ہونا بغیر حصول الہام اور وحی و مکاشفات کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ لیکن الہام اور وحی کا ہونا بغیر تصدیق اس مادہ کے ممکن نہیں۔ جس کے کامل ثبوت آنحضرت صلیع کے وقت سے لیکر آج تک حضرت جبرئیل اللہ فی صل الانبیاء نے تمام عالم پر ظاہر فرمائیے۔ اور بخوبی ثابت کر دیا۔ کہ بغیر تصدیق اس مادہ کے الہام اور وحی سب کا اتباع کتاب و سنت کے ہرگز ممکن نہیں ہے۔ دیکھو اشتہارات رسائل اور کتب حضرت محمد کو ہاں ہماری گورنمنٹ عاقلہ ادام اللہ اقبالہا نے جو تعلیمات اصلاح دنیوی و قرآنی کو بڑے شد و مد کے ساتھ افند فرمایا ہے۔ اسی لئے اس کی ترقی روز افزوں اور شوکت و جلال از حد بیروں وقتاً فوقتاً ہوتی چلی جاتی ہے جیسا کہ صیغہ شفاخانہ۔ صیغہ تعلیم و اطاعت اللہ علی الخلق خبر گیری و تاسمی و سائیکن رفاه خلایق آزادی مذاہب انصاف عدل مجالس شوری و غیرہ میں جس کی تائید شدیدہ کتاب و سنت میں وارد ہیں اور ہم نے آیت الیوم اکملت لکم دینکم میں تفصیل سے بیان کی ہیں اللہم زد اقبالہا و شوکتہا و زد اجلا لہا و دولتها صدق اللہ تعالیٰ من کان یرید اللہ الحیوة الدنیا و زینتها فوف الیہم اعمالہم فھا وہم لا یحسبون الی اخرہ :

ہذا ما اطمینانی اللہ تعالیٰ فی تفسیر آیت المائدہ کہ وہ اخر دعوانا ان  
الحمد لله رب العالمین والصلوٰۃ علی سید المرسلین صلوٰۃ دائمة الی یوم الدین :

لے یہ وہ مضمون ہے کہ الہام کیا ہے مجھ کو اللہ تعالیٰ نے آیت مادہ کی تفسیر میں اور اخیر میں دعا ہماری ہے کہ تمام تعریفیں اور خوبیاں واسطے اللہ تعالیٰ کے ہیں جو پروردگار تمام عالموں کی اور رحمت کا ملائزل ہوگا اور پروردگار

## قاعدہ یسنا القرآن فوتریم

یہ قاعدہ جس قدر مفید اور مقبول ثابت ہوا ہے محتاج  
میان نہیں عام طور پر کئی کئی سال تک پتوں کی عمریں ضائع  
ہو جاتی تھیں اور قرآن شریف ختم نہیں ہوا تھا۔ اور جو کسی بچے نے قرآن شریف ختم بھی کیا تو  
ایسا کہ دوبارہ پڑھا تو ایک سطر رواں اور صاف نہیں پڑھ سکتا۔ مگر اس قاعدہ کے  
پڑھانے سے ایک بچہ چھ ماہ میں قرآن شریف ختم کر لیتا ہے۔ اور اس میں اس قدر طاقت  
پیدا ہو جاتی ہے کہ عربی کی کوئی کتاب جیسے اعراب دینے ہوں بلا تکلف پڑھ لیتا ہے  
اس قاعدہ کے چار ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئے۔ انبصیف صاحب قاعدہ مذکور نے  
نہایت محنت اور جانفشانی سے سابق قاعدہ میں ترمیم کر کے بہت مفید باتیں اور بڑا دل  
ہیں اور جا بجا اساتذہ کے یئے کارآمد نوٹ دیئے ہیں۔ لکھائی اور چھپائی عمدہ ہے۔ کاغذ بھی  
اعلیٰ لگایا گیا ہے۔ جو احباب اپنی عزیز پتوں کو صحیح قرآن شریف پڑھانے کے خواہشمند ہوں وہ قاعدہ  
شروع کر دہیں قیمت مکمل قاعدہ عربی ۲۰ صرف حاصل اول ۱۰ مراد وقاعدہ اور محصول اک ۱۰  
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پہلی لاجوابی نظر  
پر معارف تصنیف جب کا حجم قریب ۶۰۰ صفحوں کے ہے۔ اور کئی

براہین احمدیہ مکمل چار جلد

نہایت پہلے ہر قسمی اب اثاعت اسلام کی غرض سے جاری کر دی گئی ہے۔

## اظہار حق

اس کتاب میں بڑی وضاحت کے ساتھ حضرت باباوانامک رحمۃ اللہ علیہ کے سوانح  
اور اقوال سے جو گہرے صاحب جنم ساکھی۔ تواتر خالصہ اور سکھوں کی دیگر مستند  
کتابوں سے لئے گئے ہیں اور جن کے جا بجا مفصل حوالے بھی دیئے گئے ہیں۔ یہ ثابت کیا گیا ہے کہ بابا  
صاحب ہندوؤں کے عقائد سے بالکل سب از تھے۔ مورتی پوجا۔ مسئلہ چھت بھتات۔ تیرتھوں۔ برہمنوں اور  
تناخ وغیرہ کلکھٹن یعنی مذکر تھے۔ اسلام کے مشہور اولیاء کو کام لئے تعابر فیض حاصل کر نیکی لئے چلے  
تین سال سوزیادہ اس کتاب کو شائع ہوئی ہو گئے ہیں۔ مگر اب تک کسی ہندو یا سکھ کو اس کا جواب لکھنے کی  
طاقت نہیں ہوئی جن صاحبوں کو سکھ مذہب کی تحقیق یا باباوانامک رحمۃ اللہ علیہ کے سوانح پڑھنے کا  
شوق ہو یا جن احباب سکھوں کے ساتھ کبھی بات چیت کرنا موقع ملتا ہو وہ ضرور یہ کتاب پڑھیں قیمت ۵-  
درخواستیں بنام مینجر میگزین۔ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب) آئی چائیسٹیں۔

کئی کئی سال سے ہندوؤں کے عقائد اسلام کے خلاف تھے

# ریو یو اینیٹنڈ یا مذہب عالم نظر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پنے ہاتھ کا قائم کیا ہوا۔ اردو میں ہندوستان اور انگریزی میں یورپ امریکہ۔ جاپان وغیرہ ممالک میں زندہ مذہب اسلام کی صحیح تصویر پیش کرنا والا معصوم نبی علیہ السلام کی پاک تعلیم متعلق جو غلط فہمیاں پھیلائی گئی ہیں۔ انکا دور کرنا والا اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کا دندان شکن جواب دہ والا۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا اپنا ہی ایک پرچہ ہے جسکو دست دشمن نے دنیا کے سامنے پیش کر نیکے قابل سمجھا اور ہر انگریزی میسنر کی ۲۰ تاریخ قادیان کو شائع ہوا ہے۔ سلازہ قیمت انگریزی ریویو کی لکھنؤ اردو کی عام طالب علموں سے نصف قیمت۔ نمونہ کا پرچہ انگریزی ۴۲ روپے اردو ۲ روپے مل سکتا ہے۔

**پارہ اول** چونکہ ایسے قرآن شریف یا علیحدہ پارے بہت کم ملتے ہیں جنہر اعراب صحیح اور باطل لکھے ہوں اور **دوم** قاعدہ یسنا القرآن ختم کر کے سچے یا سانی قرآن شریف پڑھ سکیں۔ ہم نے یہ وقت محسوس کر کے قاعدہ یسنا القرآن کی طرز تحریر پر پارہ اول۔ دوم۔ سوم خاص اہتمام سے چھپوائے ہیں جو اصحاب اپنے بچوں کو قاعدہ یسنا القرآن شروع کرواتے ہیں۔ انہیں چاہیے کہ قاعدہ ختم ہونے پر پہلے یہ پارہ پڑھو تاہم کو قرآن شریف پڑھنے سے وقت نہ ہو۔ یہ پارے ان بچوں کیلئے بھی مفید ہیں جو دوسرے قاعدے پڑھتے ہیں۔ کیونکہ انہر اعراب بہت صحیح اور پنے اپنے موقع پر دیئے گئے ہیں۔ قیمت فی پارہ ۱۰

**پارہ دوم** چونکہ عموماً مسلمان قرآن شریف کی آخری سویتیں نمازیں پڑھتے ہیں۔ اور یہ صاف ظاہر ہے کہ صرف عربی عبارت ناظرہ یا حفظ پڑھ لینے اور مطلب سمجھنے سے دل میں خشوع خضوع نہیں پیدا ہوتا اور اسی لئے نماز وعدہ الی کران الصلوة تنم عن الخشوع والمنکر کی بچے نہیں آتا۔ اس لئے ہر ایک مسلمان پر لازمی ہے کہ کم سے کم آخری پارہ کو با ترجمہ پڑھ لے اور حفظ کرے اور اپنے بچوں کو بھی پڑھا اور حفظ کروائے۔ ہمارے پاس پارہ دوم مترجم مولے کاغذ بچہ خوشنصیب صحیح پچھو موجود ہیں۔ ہر عرف ۲ روپے **پارہ سوم** ہمارے پاس پارہ سوم مترجم ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی نور الدین صاحب موجود ہیں۔ قیمت ۳

تمام درخواستیں بنام منیجر میگزین۔ قادیان ضلع گوردسپو پنجاب۔ آئی جاہل میں